

# فضائل و مناقب امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ مولانا شہزاد قادری نوابی

---

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

**نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ  
يُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا

**صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمِ وَبَلَّغَنَا رَسُولُهُ النَّبِيُّ  
الْكَرِيمِ وَنَحْنُ عَلَى ذَلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِينَ  
وَالشَّاكِرِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**

حمد و صلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۃ احزاب سے 33 ویں آیت  
تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے  
محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام  
مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا  
فرمائے۔

آج کی بابرکت محفل میں ہم جگر گوشہ محبوب خدا حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ

رضی اللہ عنہ کا ذکر کرنے اور سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔  
امام سیوطی علیہ الرحمہ تاریخ الخلفاء میں نقل فرماتے ہیں۔ حسن اور حسین  
دونوں نام اہل جنت کے ہیں۔ یہ نام عہد جاہلیت میں کبھی نہیں رکھے گئے۔

### ☆ ولادت:

امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت 15 رمضان المبارک 3ھ میں ہوئی۔ آپ  
رضی اللہ عنہ اپنے نانا جان سید عالم ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہہ تھے۔ آپ  
بڑے بردبار، حلیم الطبع، عزت و شان والے، پروقار صاحب جاہ و چشم تھے۔  
آپ رضی اللہ عنہ فتنہ و فساد اور خونریزی کو ناپسند کرتے تھے۔ آپ سخاوت میں  
بے بدل تھے۔ بسا اوقات ایک ایک شخص کو ایک ایک لاکھ درہم عطا فرمادیتے  
تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے بغیر سواری کے پچیس حج ادا فرمائے جس کی صورت یہ  
ہوتی تھی کہ اعلیٰ قسم کے اونٹ آپ کے ساتھ ہوتے تھے لیکن آپ ان پر سوار  
نہیں ہوتے اور پا پیادہ راستہ طے فرمایا۔

### ☆ فضائل حسنین احادیث کی روشنی میں:

مسند امام احمد ابن حنبل میں حدیث شریف ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

عنه سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا جس نے حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) دونوں سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

جامع ترمذی میں حدیث پاک ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

مجمع الزوائد میں حدیث شریف ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں کو دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کے کندھوں پر سوار ہیں۔ میں نے کہا، کتنی اچھی سواری تمہاری نیچے ہے۔ پس رسول کریم ﷺ نے معاف فرمایا۔ سوار کتنے اچھے ہیں۔

مجمع الزوائد میں حدیث شریف ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کونین ﷺ حالت نماز سجدے میں تھے کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آئے اور پشت مبارک پر چڑھ گئے۔ پس آپ ﷺ نے (ان کی خاطر) سجدہ طویل کر دیا۔ (نماز سے فراغت کے بعد) عرض کیا گیا۔ اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا سجدہ طویل کرنے کا حکم آ گیا۔ فرمایا نہیں۔ میرے دونوں بیٹے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میری پشت پر چڑھ گئے تھے۔ میں نے یہ ناپسند

کیا کہ جلدی کروں۔

امام طبرانی معجم الکبیر میں حدیث نقل فرماتے ہیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو رسول پاک ﷺ کے مرض وصال کے دوران آپ کی خدمت میں لائیں اور عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آقا کریم ﷺ نے فرمایا۔ حسن میری ہیبت اور سرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرأت اور سخاوت کا وارث ہے۔

اسد الغابہ اور الاصابہ میں حدیث پاک ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا کریم ﷺ کے سامنے حسنین کریمین کشتی لڑ رہے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے۔ حسن! جلدی کرو۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ صرف حسن ہی کو ایسے کیوں فرما رہے ہیں؟ (حسین چھوٹے ہیں ان سے کیوں نہیں فرماتے) حضور ﷺ نے فرمایا کیونکہ جبریل امین علیہ السلام، حسین کو ایسا کہہ کر حوصلہ دلا رہے ہیں۔

☆ امام حسن رضی اللہ عنہ کا صبر:

☆ تاریخِ اُخلفاء میں امام سیوطی علیہ الرحمہ نقل کرتے ہیں۔ مروان جب مدینہ کا حاکم تھا تو وہ منبر پر علی الاعلان مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخیاں کیا کرتا تھا۔ امام حسن رضی اللہ عنہ کمالِ تحمل کے ساتھ اس کی ان گستاخیوں کو سنا کرتے تھے اور خاموش رہا کرتے تھے۔

ایک دن مروان نے ایک شخص کو امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس کہلا کر بھیجا کہ علی پر، علی پر، علی پر اور تجھ پر، تجھ پر، تجھ پر؟ اور تمہاری مثال تو بس خنجر جیسی ہے کہ اس سے پوچھا جائے کہ تمہارا باپ کون تھا تو جواب دیتا ہے، میری ماں گھوڑی تھی۔ مروان کے چیلے کی باتیں سن کر امام حسن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جاؤ مروان سے کہہ دینا کہ تمہاری یہ باتیں بخدا مجھے یاد رہیں گی حالانکہ تم کو یقین تھا کہ میں تمہاری گالیوں کے بدلہ میں تم کو بھی گالیاں دوں گا لیکن میں صبر کرتا ہوں۔ قیامت آنے والی ہے۔ اگر تم سچے ہو تو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے گا اور اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ کا انتقام اور اس کی گرفت بڑی سخت ہے۔

☆ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے تحمل و بردباری کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے جسے حضور داتا گنج بخش لاہوری علیہ الرحمہ نے کشف المحجوب کے صفحہ نمبر 111 پر نقل فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کوفہ کے دارالخلافہ کے دروازے پر تشریف فرما تھے۔ صحرا سے ایک دیہاتی آیا اور

اس نے آتے ہی اور آپ کو اور آپ کے والدین کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا تو بھوکا پیاسا ہے یا تجھ پر کوئی مصیبت پڑی ہے۔ اس نے پھر کہا آپ ایسے ہیں اور آپ کے والدین ایسے ہیں۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے فرمایا۔ طشت میں چاندی بھر کر لاؤ اور اسے دے دو پھر فرمایا۔ اے دیہاتی ہمیں معذور سمجھنا، گھر میں اس کے سوا کچھ اور نہ تھا ورنہ اس کے دینے سے انکار نہ ہوتا۔ جب دیہاتی نے آپ کا یہ صبر و تحمل دیکھا تو کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ فرزند رسول ہیں۔

سبحان اللہ! ایک دیہاتی نے امام حسن رضی اللہ عنہ کے صبر و تحمل کو دیکھ کر ہی پہچان لیا کہ ایسا صبر و تحمل تو فرزند رسول کا ہی ہو سکتا ہے۔ اے کاش! امام حسن رضی اللہ عنہ کے صدقے ہم بھی صبر و تحمل کے پیکر بن جائیں۔

### ☆ خلافت سے دستبرداری:

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب تاریخ الخلفاء میں نقل فرماتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ اپنے والد مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد چھ ماہ تک خلافت کے منصب پر فائز رہے۔ (آپ نے صرف اہلیان کوفہ سے بیعت کی تھی) اس کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس

آئے اور اللہ تعالیٰ کو حکم اور فیصلہ دھندہ تسلیم کر کے مندرجہ ذیل شرائط آپس میں طے ہوئیں کہ فی الوقت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے جاتے ہیں لیکن ان کے انتقال کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسلمین ہوں گے۔ مدینہ، عراق اور حجاز کے باشندوں سے مزید کوئی ٹیکس نہیں لیا جائے گا بلکہ صرف وہی ٹیکس وصول کیا جائے گا جو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لیا جا رہا ہے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ کے ذمے جو قرض ہے، اس کی تمام تر ادائیگی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کریں گے۔

ان شرائط کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور امام حسن رضی اللہ عنہ نے قبول کر لیا اور باہمی صلح ہو گئی اور یوں رسول پاک ﷺ کا یہ معجزہ ظاہر ہو گیا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میرا یہ بیٹا سید (حسن) مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔

امام حسن رضی اللہ عنہ نے ان شرائط کے ساتھ 41ھ میں خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی۔

☆ دوبارہ خلافت کی افواہ:

امام سیوطی علیہ الرحمہ تاریخ الخلفاء میں نقل فرماتے ہیں۔ خلافت سے



دستبردار ہونے کے کچھ عرصہ بعد امام حسن رضی اللہ عنہ کوفہ سے مدینہ چلے گئے اور پھر وہیں قیام پذیر ہو گئے۔ حاکم نے جبیر بن نفیر کی زبانی لکھا ہے کہ میں نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے ایک روز عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ پھر خلافت کے خواستگار ہیں، یہ سن کر آپ نے فرمایا جس وقت عربوں کے سر میرے ہاتھ میں تھے (عرب میری بیعت کر چکے تھے) اس زمانے میں جس سے چاہتا میں ان کو لڑا دیتا اور جس سے چاہتا، صلح کر دیتا لیکن اس وقت میں نے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خلافت سے دستبرداری دے دی اور اُمت محمدی کے خون کو مفت نہیں بہنے دیا۔ پس جس خلافت سے میں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے دستبردار ہو گیا ہوں۔ اب اس کو باشندگان حجاز کی خوشنودی کے لئے کیا دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ یہ کس طرح ممکن ہے۔

☆ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، امام حسن رضی اللہ عنہ کی

خدمت کرتے تھے:

امام سیوطی علیہ الرحمہ تاریخ الخلفاء میں نقل فرماتے ہیں کہ ایک روایت جسے امام بیہقی اور امام ابن عساکر نے ہشام کے والد کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ امام حسن رضی اللہ عنہ بہت تنگی کا شکار ہو گئے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ

عنه ان کو ہر سال ایک لاکھ درہم سالانہ بطور وظیفہ دیا کرتے تھے۔ اس سال تاخیر ہو گئی جس کے سبب امام حسن رضی اللہ عنہ تنگی کا شکار ہو گئے۔ آپ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی یاد دہانی کے لئے اپنی حالت پر مبنی ایک رقعہ لکھنا چاہا، قلم دوات طلب کیا لیکن آپ پھر رک گئے (خط نہیں لکھا) اسی روز نبی پاک ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ سرور کونین ﷺ نے فرمایا۔ اے فرزند کیا حال ہے؟ آپ نے عرض کیا آقا ﷺ میں اچھا ہوں، لیکن تنگ دست ہوں۔

یہ سن کر نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسی غرض سے دوات منگوائی تھی کہ تم ایک مخلوق سے اس سلسلہ میں کچھ کہو (مخلوق سے مانگو) امام حسن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ارادہ تو یہی تھا۔ اب آپ فرمائیے کہ میں کیا کروں، حضور ﷺ نے فرمایا۔ تم یہ دعا پڑھا کرو۔

ترجمہ: الہی میرے دل میں اپنی آرزو پیدا کر دے اور دوسروں سے میری تمنائیں اس طرح ختم کر دے کہ میں کسی سے پھر تیرے سوا امید وابستہ نہ رکھوں۔

الہی! میری قوتوں کو کمزور نہ بنا، میرے نیک اعمال کو کوتاہ نہ کر، مجھ سے اعراض نہ فرما، تو اپنے فضل و کرم سے مجھے توکل و توفیق کی ایسی قوت عطا فرما کہ میں کسی مخلوق کے پاس اپنی حاجت نہ لے جاؤں، تو ہی میرے مسائل کو حل فرما

اور مجھے وہ سب کچھ دے دے، جواب تک پچھلے یا آنے والے شخص کو نہیں دیا۔

اے رب العالمین! مجھے یقین کی دولت سے مالا مال فرما دے۔ آمین

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی قسم! میں نے یہ دعا ایک ہفتہ تک نہ پڑھی ہوگی کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے (ایک لاکھ درہم کے بجائے) پانچ لاکھ درہم بھیج دیئے جس پر میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو اپنے یاد کرنے والوں کو فراموش نہیں فرماتا اور اپنے مانگنے والوں کو محروم و ناامید نہیں فرماتا۔

جس دن یہ رقم آئی اس روز رات کو میں نے پھر سرور کو نین ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ رسول پاک ﷺ مجھ سے دریافت فرما رہے ہیں کہ حسن کیسے ہو؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں اچھا ہوں اور اس کے بعد میں نے تمام واقعہ عرض کیا۔ آپ ﷺ نے سماعت فرما کر ارشاد فرمایا کہ اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے امیدوار ہونا اور مخلوق سے التجانہ کرنے کا نتیجہ یہی ہوتا ہے۔

سبحان اللہ! محترم حضرات! کیا کامل یقین تھا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا کہ چند ہی دنوں میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی غیب سے مدد فرمائی یقیناً جو لوگ فقط اپنے پروردگار سے اپنی امیدیں رکھتے ہیں، ان کا رب ان کو کبھی مایوس نہیں کرتا۔ انہیں اتنا دیتا کہ وہ خود بھی کھاتے، اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہیں اور مخلوق میں بھی

تقسیم کرتے رہتے ہیں۔

## ☆ شہادت سے قبل خواب:

تاریخ الخلفاء صفحہ نمبر 400 پر نقل ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”قل هو اللہ احد“ لکھا ہوا ہے جس وقت آپ نے خواب بیان کیا تو اہلبیت اطہار بہت خوش ہوئے، لیکن جب حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے خواب سنا تو انہوں نے تعبیر یہ بتائی کہ اگر آپ کا خواب سچا ہے تو آپ کی زندگی کے چند روز باقی رہ گئے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس خواب کو دیکھنے کے بعد آپ کو زہر دیا گیا جس کے باعث آپ شہید ہو گئے۔

## ☆ زہر دینے والے کی نشاندہی نہیں کی:

بعض جاہل اور بد بخت یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو زہر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیا۔ یہ بات بددیانتی پر مبنی ہے کیونکہ امام حسن رضی اللہ عنہ کو بھی خبر نہ تھی کہ مجھے کس نے زہر دیا۔ اب تاریخ الخلفاء صفحہ نمبر 399 پر امام سیوطی علیہ الرحمہ کی تحقیق سنئے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ نے بہت کوشش کی کہ امام حسن رضی اللہ عنہ زہر دینے

والے کی نشاندہی کر دیں لیکن آپ نے نام بتانے کے بجائے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سخت انتقام لینے والا ہے۔ کوئی شخص محض میرے گمان کی بناء پر کوئی قتل ہو (یعنی میں نے کسی پر گمان کیا اور اصل میں قاتل وہ نہ ہوا تو)

صواعق المحرقہ صفحہ نمبر 345 پر امام ابن حجر علیہ الرحمہ نقل کرتے ہیں کہ شہادت سے قبل امام حسن رضی اللہ عنہ اپنے چھوٹے بھائی امام حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے میرے بھائی! مجھے تین بار زہر دیا گیا ہے مگر اس طرح کا زہر مجھے کبھی نہیں دیا گیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ آپ کو کس نے زہر دیا ہے؟ فرمایا کیا تیرے سوال کا مقصد یہ ہے کہ تو ان سے جنگ کرے مگر میں ان کا معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

محترم حضرات! امام حسن رضی اللہ عنہ زہر دینے والے کا نام نہیں بتا رہے اور اس معاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر رہے ہیں مگر اس دور کے بد بخت لوگ نا جانے کس کس کا نام لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کے شر سے ہر مسلمان کو بچائے۔

صواعق المحرقہ صفحہ نمبر 344 پر امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت کا وقت آیا تو آپ نے اپنے بھائی امام حسین رضی اللہ عنہ سے کہا اے بھائی! ہمارے والد نے خلافت کو چاہا تو رب

تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دے دی، پھر چاہا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دے دی۔ پھر شوریٰ کے وقت آپ کو یقین تھا کہ خلافت مجھے ملے گی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دے دی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو ہمارے والد کی بیعت کی گئی پھر ان سے تنازع کیا گیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے تلوار سوئپ لی مگر خلافت کا معاملہ آپ کے لئے صاف نہ ہوا۔ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ہم میں نبوت اور خلافت کو اکٹھا نہیں کرے گا۔ میں جانتا ہوں کہ کوفہ کے لوگ تجھے دھوکہ دیں گے۔ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور ﷺ کے ساتھ دفن ہونے کی خواہش کا اظہار کیا ہے اور آپ رضی اللہ عنہا نے اسے قبول کر لیا ہے۔ جب میں فوت ہو جاؤں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر اس بات کا مطالبہ کرنا۔ میرا خیال ہے لوگ عنقریب اس سے روکیں گے۔ اگر وہ ایسا کریں تو ان سے بحث نہ کرنا۔

محترم حضرات! آپ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کی آخری گفتگو سماعت کی جس سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

پہلی بات تو یہ کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تھا کہ حضرات ابوبکر و عمرو عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خلافت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ امام حسن رضی اللہ عنہ ایسے روشن ضمیر تھے کہ انہوں نے اپنی مومنانہ فراست سے جان لیا کہ میرے بھائی امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ والے دھوکہ بازی کریں گے۔

تیسری بات یہ معلوم ہوئی۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے باہمی تعلقات بہت اچھے تھے۔ اگر اچھے نہ ہوتے تو امام حسن رضی اللہ عنہ کبھی حضور ﷺ کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت نہ مانگتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کبھی انہیں اجازت نہ دیتیں۔ ثابت ہوا کہ دشمنان صحابہ بکواس کرتے ہیں۔ امام حسن رضی اللہ عنہ اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا میں باہمی محبت تھی۔

### شہادت امام حسن رضی اللہ عنہ:

28 صفر المظفر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش فرمایا تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تدفین کی اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی۔ لیکن حاکم مدینہ مروان حائل ہوا جس پر امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے ہتھیار سنبھال لئے مگر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے درمیان میں صلح کرادی اور آخر کار امام حسن رضی اللہ عنہ کو

آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ ساجدہ طیبہ طاہرہ شہزادی کونین حضرت بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نورانی پہلو میں (جنت البقیع) میں دفن کر دیا۔

محترم حضرات! حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے بلند و بالا اخلاق و کردار، صبر و تحمل اور سخاوت و ایثار اور فہم و فراست سے یہ ثابت کر دیا کہ میں امام الانبیاء ﷺ کا شہزادہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ امام حسن رضی اللہ عنہ کے مرقد انور پر بے حد و بے حساب رحمتوں کا نزول فرمائے اور ہم سب کو ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلْغُ الْمُبِينُ